احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 11 مارچ 2004ء

روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 11 مارچ 2004ء 19 محرم 1425 ہجری - 11 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 54

توبہ کی قبولیت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ کرو تو خدا تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر التوبہ حدیث نمبر 4238)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود نے اپنے جاں نثار مرید حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب کو ایک بار تلقین فرمائی کہ:

''جب تک خداتعالیٰ خود آسمان سے کوئی صورت بہبودی پیدا کردے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے انسان اپنی کمزوری اور بے صبری سے آنے والی رحمت سے منہ پھیر لیتا ہے ورنہ خداتعالیٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں۔ وہ ضرور وقت پر اپنی تمام باتیں پوری کر دیتا ہے کہ قادر ہے اور کریم ہے صبر سے ایک حد تک تلخی اٹھانا موجب برکات ہے مگر یہ کام بڑے خوش قسمت انسانوں کا ہے جن کو خداتعالیٰ پر بہت بھروسہ ہوتا ہے جو کبھی تھکتے نہیں آخر خداتعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے یعنی ہم نے نبیوں کو وعدہ مدد اور فتح کا دیا پھر مدت تک اس وعدہ کو التوا میں ڈال دیا یہاں تک کہ مومنوں نے یہ خیال کیا کہ خدا نے جھوٹ بولا اور جھوٹا وعدہ دیا اور اس کے کچھ آثار ہی ظاہر نہ ہوئے مگر آخر وقت تک وہ وعدہ پورا ہوا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر یہ خوف کا مقام ہے کہ کچی طبیعت والوں پر یہ حالت بھی آجاتی ہے کہ وہ تھک کر خدا کے وعدہ کو بدظنی کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں اور جھوٹ خیال کرتے ہیں نہایت خوش وہ شخص ہیں جن میں تھکنے کا مادہ نہیں گویا ان میں پیغمبروں کی روح ہے حضرت یعقوب علیہ السلام کو قسم دے کر گواہوں کے ساتھ یہ یقین دلایا گیا تھا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا مگر خدا کے وعدے میں وہ شک نہ لائے اور چوبیس برس کے قریب مدت گزر گئی خدا کے وعدے نے کچھ بھی ظہور نہ کیا یہاں تک کہ گھر کے لوگ بھی حضرت یعقوبؑ کو دیوانہ کہنے لگے لیکن آخر کار وہ سچا نکلا غرض سب کچھ انسان کرسکتا ہے۔ لیکن صادق مومنوں کی طرح صبر کرنا مشکل ہوتا ہے خاص کر بے ایمانی ہوا جو ہر طرف سے چل رہی ہے جس نے خدا کی طرف کو بے عزت کردیا ہے وہ اکثر دلوں پر زہریلہ اثر دکھاتی ہے آخر کمزور انسان تھک کر ان میں سے ایک ہو جاتا ہے اور خدا سے جدا ہو جاتا ہے لیکن مومن کے لئے عہد شکنی سے مرنا بہتر ہے مومن کا خدا کے ساتھ ایمانی عہد ہوتا ہے اور جب خداتعالیٰ کا بھروسہ چھوڑ دیا تو وہ عہد قائم نہیں رہتا بس صبر جیسی کوئی بھی چیز نہیں جس کی برکت سے بگڑے ہوئے کام درست ہو جاتے ہیں۔ اور خداتعالیٰ راضی ہو جاتا ہے سو خداتعالیٰ آپ کو ایسی توفیق دے کہ ان ہدایتوں پر آپ پابند رہیں میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ قادیان آنے کا اس وقت آپ ارادہ کریں جب کہ مدراس میں کچھ اطمینان اور تسلی کی صورت نکل آوے میں آپ کیلئے دعا میں سرگرم مشغول ہوں۔ صرف اس وقت کی دیر ہے جو آسمان پر مقرر ہے بے صبری سے اس پودے کو ضائع نہ کریں خدا مہربان ہو تو آخر ہر ایک مہربان ہو جاتا ہے ورنہ دنیاداروں کی مہربانی بھی ایک مکر ہوتا ہے والسلام خاکسار مرزا غلام احمد 6 جولائی 1905ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ پنجم صفحہ 267 تا 269 مرتبہ حضرت عرفانی الکبیر مطبوعہ سکندر آباد دکن 10 جون 1944ء)

حسن کارکردگی مجلس انصاراللہ پاکستان

سال 1382/2003 ہش میں زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس مقامی انصاراللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری کیلئے بھجوائی گئی تھی۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

دارالذکر فیصل آباد۔	اول اور علم انعامی کی حقدار
بیت الاحد لاہور	دوم
مارٹن روڈ کراچی	سوم
ڈرگ کالونی کراچی	چہارم
اسلام آباد شرقی	پنجم
ٹاؤن شپ لاہور	ششم
محمود آباد کراچی	ہفتم
کریم نگر فیصل آباد	ہشتم
ماڈل کالونی کراچی	نہم
بیت التوحید لاہور	دہم

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

عائشہ دینیات اکیڈمی

دینیات کلاس میں داخلہ یکم اپریل 2004ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل بھجوائیں۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ایف اے اور بی اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی وعلمی ترقی کے لئے داخل ہو کر استفادہ کریں۔ دو سال میں چار سمسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے۔ کورس کی کتابیں طالبات کو ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

شمائل احمد

مخفی کارروائی کا سراغ

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔ (حیات طیبہ۔ صفحہ 13)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بیان کیا کہ:۔

حاجی ولی اللہ صاحب جو ہمارے قریبی رشتہ دار تھے اور کپور تھلہ میں سیشن جج تھے۔ ان کے ایک ماموں منشی عبدالواحد صاحب ایک زمانہ میں بٹالہ میں تحصیلدار ہوتے تھے۔ منشی عبدالواحد صاحب آف بٹالہ کو اکثر اوقات حضرت مسیح موعود کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب قادیان لے جایا کرتے تھے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت صاحب کی عمر 15/14 برس کی ہو گی۔ اس عمر میں حضرت صاحب سارا دن قرآن شریف پڑھتے رہتے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے۔ اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب حضرت صاحب کے متعلق اکثر فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا کسی سے غرض نہیں رکھتا سارا دن .... میں رہتا ہے اور قرآن شریف پڑھتا رہتا ہے۔ منشی عبدالواحد صاحب قادیان میں بہت دفعہ آتے جاتے ہیں ان کا یہ بیان تھا کہ میں نے ہمیشہ حضرت صاحب کو قرآن شریف پڑھتے دیکھا ہے"۔

(شمائل احمد ص 12)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بیان کیا کہ:۔

حضرت مسیح موعود کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے۔ جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے۔ عام طور پر انسان کی عادت متجسس واقع ہوئی ہے۔ بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ان ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود کی اس مخفی کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلّی پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں کہ "یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔

(شمائل احمد ص 13)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 13 مارچ 2004ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	مجلس سوال وجواب
2-35 a.m	خطبہ جمعہ
3-40 a.m	درس حدیث
3-55 a.m	ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	حکایات شیریں
6-30 a.m	سوال وجواب۔ انگریزی
7-30 a.m	گفتگو
8-00 a.m	مشاعرہ
9-00 a.m	کوئز: انوار العلوم
9-45 a.m	سوال وجواب اردو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	فرانسیسی سروس
1-30 p.m	مجلس سوال وجواب
2-40 p.m	حکایات شیریں
3-50 p.m	گفتگو
4-25 p.m	کوئز: انوار العلوم
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m	سوال وجواب
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	چلڈرنز کلاس
8-55 p.m	فرانسیسی سروس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 14 مارچ 2004ء

12-05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	چلڈرنز کلاس
2-05 a.m	مجلس سوال وجواب
3-05 a.m	مشاعرہ
4-10 a.m	کوئز: انوار العلوم
4-40 a.m	حکایات شیریں
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	مجلس سوال وجواب
7-25 a.m	تقریر: مکرم عبدالسمیع خان صاحب
8-00 a.m	خطبہ جمعہ
9-00 a.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-50 a.m	چلڈرنز کلاس
10-50 a.m	تلاوت، خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-50 p.m	سپینش سروس
1-50 p.m	سوال وجواب
2-35 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	تقریر: مکرم عبدالسمیع خان صاحب
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن وقف نو
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 15 مارچ 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	گلشن وقف نو
2-15 a.m	سوال وجواب
3-20 a.m	تقریر: مکرم عبدالسمیع خان صاحب
3-50 a.m	سوال وجواب اردو
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
6-20 a.m	سوال وجواب
7-20 a.m	کوئز: روحانی خزائن
8-05 a.m	فرانسیسی سروس
9-00 a.m	کوئز: خطبات امام
9-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-50 a.m	گلشن وقف نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز سیکھیے
1-00 p.m	چائنیز پروگرام
1-35 p.m	سوال وجواب
2-40 p.m	کوئز: خطبات امام
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	زندہ لوگ
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-40 p.m	سوال وجواب
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-50 p.m	فرانسیسی سروس
8-50 p.m	جرمن سروس
9-50 p.m	فرانسیسی سیکھیے
11-05 p.m	لقاء مع العرب

✿ واقفین نو کی صحت کا معیار بلند کریں اور تعلیم کے سلسلہ میں بھی ان کا دائرہ وسیع کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

کھیل اور جسمانی صحت کی بہتری

حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے عملی کردار اور قیمتی ارشادات کی روشنی میں

مکرم غلام مصطفی تبسم صاحب

(قسط اول)

حضرت مسیح موعود اور جسمانی کھیل

حضرت مسیح موعود بچپن سے ہی خلوت پسند طبیعت رکھتے تھے اور دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر زیادہ کھیلنے کودنے کی عادت نہیں تھی۔ تاہم اعتدال کے ساتھ اور مناسب حد تک آپ ورزش اور تفریح میں حصہ لیتے تھے چنانچہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے بچپن میں تیرنا سیکھا اور کبھی کبھی قادیان کے کچے تالابوں میں تیراکی کیا کرتے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ''ہمیں خوب تیرنا آتا ہے''

(سیرت مسیح موعود حصہ دوم صفحہ 79)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ایک وقت میں سارے قادیان کے اردگرد تیر جاتا تھا۔

(سیرت المہدی)

(قادیان کے چاروں طرف ڈھاب تھی جس میں پانی موسم برسات میں بھر جاتا تھا۔ جو پرانے وقت میں حفاظت کے لئے بنائی گئی تھی)

اسی طرح آپ نے اوائل عمر میں گھوڑے کی سواری بھی سیکھی تھی۔ اور اس فن میں اچھے ماہر تھے۔ کبھی کبھی غلیل سے شکار بھی کھیلا کرتے تھے۔ مگر آپ کی زیادہ ورزش پیدل چلنا تھا جو آخری عمر تک قائم رہی۔ آپ کئی کئی میل تک سیر کے لئے جایا کرتے تھے اور خوب تیز چلا کرتے تھے۔ صحت کے خیال سے کبھی کبھی موگریوں کی ورزش بھی کیا کرتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی روایت ہے کہ

حضرت مسیح موعود..........موگریاں اور مگدر پھیرا کرتے تھے۔ بلکہ وفات سے سال دو سال قبل مجھے فرمایا کہ کہیں سے موگریاں تلاش کرو۔ جسم میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے کسی سے لا کر دیں۔ اور آپ کچھ دن انہیں پھراتے رہے۔ بلکہ مجھے بھی بتاتے تھے کہ اس رنگ میں اگر پھیری جائیں تو زیادہ مفید ہیں۔ (الفضل 11 مارچ 1939ء)

دینی غیرت کا نمونہ

زمانہ سیالکوٹ کے دوران ایک مرتبہ کچہری برخاست ہونے کے بعد اہل کار گھروں کو واپس ہونے لگے تو اتفاقاً تیز دوڑنے اور مسافت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہر ایک نے دعویٰ کیا کہ میں بہت دوڑ سکتا ہوں۔ آخر کار ایک شخص بلا سنگھ نام نے کہا کہ میں سب سے دوڑنے میں سبقت لے جاتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرے ساتھ دوڑو تو ثابت ہو جائے گا کہ کون بہت دوڑتا ہے۔ آخر شیخ اللہ داد صاحب منصف مقرر ہوئے اور یہ قرار پایا کہ یہاں سے شروع کر کے اس پل تک جو کچہری کی سڑک اور شہر میں حد فاصل ہے ننگے پاؤں دوڑو۔ جوتیاں ایک آدمی نے اٹھا لیں اور پہلے ایک شخص اس پل پر بھیجا گیا تا کہ وہ شہادت دے کہ کون سبقت لے گیا اور پہلے پل پر پہنچا۔ حضرت مسیح موعود اور بلا سنگھ ایک ہی وقت میں دوڑے اور باقی آدمی معمولی رفتار سے پیچھے روانہ ہوئے جب پل پر پہنچے تو ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود سبقت لے گئے اور بلا سنگھ پیچھے رہ گیا۔ (سیرت المہدی)۔

جسم کا روح پر اثر

حضرت مسیح موعود۔ جسمانی طہارتوں اور جسمانی تعدیل کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

''واضح ہو کہ قرآن شریف کی رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں...... اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کی اغراض اور خشوع وخضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 18-19)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

''مجھ کو بچپنے میں شوق تھا کہ اس دریا (جہلم) پر جو ہمارے شہر (بھیرہ) کے قریب ہے جا کر تیرتا تھا۔'' (مرقاۃ الیقین صفحہ 180)

آپ کی جسمانی قوت کا یہ حال تھا کہ زمانہ طالب علمی میں کئی کئی وقت تک کھانے کا ناغہ کرتے مگر کوئی ضعف ونقاہت قطعاً محسوس نہ کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں بڑے بڑے لمبے سفر کئے۔ ایک دفعہ آگرہ سے چل کر بھوپال پہنچے اور معلوم بھی نہ ہوا۔ گو بڑھاپے میں آپ کے قویٰ مضمحل ہو گئے اور مسلسل بیماریوں نے نڈھال کر دیا تھا مگر پھر بھی اکثر پورا پورا دن بے تکان علمی کام کرتے جاتے تھے۔ آپ زبردست تیراک اور شہسوار تھے حضرت نے کبھی عینک نہیں لگائی۔ باوجود پیرانہ سالی کے سیدھے چلتے اور سیدھے کھڑے ہوتے تھے۔ آپ گھوڑے سے گرنے کے حادثہ سے پہلے کئی دفعہ چیلنج کیا کرتے تھے کہ کوئی میرا ہاتھ ٹیڑھا کر کے دکھا دے۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 ص 536)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے 30/ اکتوبر 1913ء کو مدرسہ تعلیم الاسلام اور بورڈنگ کا معائنہ فرمایا۔ طلبہ کے کھیل بھی دیکھے اور فرمایا کہ کرکٹ کیوں نہیں کھیلتے ہم اس میں روپیہ دیں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 468)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کسی ایک کھیل کے ایسے شوقین نہیں تھے کہ اس میں غیر معمولی مہارت پیدا کر کے اسے مستقلاً اپنا لیا ہو۔ طبیعت میں تجسس کا مادہ بہت تھا اور نئی چیز دیکھنے پر اس کا ذاتی تجربہ حاصل کرنے کا شوق مچلنے لگتا۔ چنانچہ ایسے دنوں میں جبکہ موسم اور طبیعت کو فٹ بال سے زیادہ مناسبت ہو۔ آپ فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔ جب کبڈی کا دور دورہ ہوتا تو آپ کبڈی کے میدان میں نکل جاتے۔ جب بچوں میں میرو ڈبہ یا گلی ڈنڈا کی رو چلتی تو آپ میرو ڈبہ یا گلی ڈنڈا کی ٹیموں میں دکھائی دینے لگتے جب برسات کی جھڑیاں قادیان کے گرد اگرد پھیلے ہوئے جوہڑوں کو لبالب بھر دیتیں بلکہ پانی ان کے کناروں سے اچھل کر میدانوں میں پھیل جاتا اور قادیان حد نظر تک پھیلے ہوئے پانی کے درمیان ایک جزیرہ دکھائی دینے لگتا تو تیراکی اور کشتی رانی کا شوق ہر شوق پر غالب آ جاتا۔ پھر جب خزاں اور بہار کے معتدل دن رات شکار کا موسم لے کر آتے تو آپ کے دل میں یہ بھی شوق کروٹیں لینے لگتا۔ بچپن کے ابتدائی دور میں آپ غلیل لے کر بچوں کے جھرمٹ میں شکار کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔ بعد ازاں جب ہوائی بندوق میسر آئی تو ہوائی بندوق لے کر دوستوں کو ساتھ لئے ہوئے قادیان کے اردگرد کے دیہات میں شکار کے لئے نکل جاتے۔ (سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 127)

حضرت مصلح موعود کے بچپن کے ایک ساتھی مرزا احمد بیگ صاحب بیان کرتے ہیں۔

''بڑے ہو کر حضور فٹ بال بھی شوق سے کھیلتے تھے اور میرو ڈبہ خاص شوق سے کھیلتے تھے مجھے بھی حضور کے ساتھ میرو ڈبہ اور فٹ بال کھیلنے کا اکثر اتفاق ہوا۔

کچھ عرصہ حضور پہلوانی یعنی کشتی کا کرتب بھی سیکھتے رہے۔ یہ کرتب حضور کو ایک نوجوان جس کا نام محمد حسین تھا لیکن بچے ان کو بابا فضل حسین کر کے پکارا کرتے تھے سے سیکھا کرتے تھے۔ حضور نے ایک چھوٹی سی کشتی بھی جہلم سے منگوائی تھی۔ یہ کشتی طغیانی کے دنوں میں حضور ڈھاب میں چلایا کرتے تھے۔ خلافت سے پہلے حضور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ ضیاء الاسلام پریس قادیان کے عقب میں بیڈمنٹن کھیلا کرتے تھے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 134)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

حضرت مصلح موعود قادیان سے باہر کبھی کبھی شکار کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور ایک مرتبہ دریائے بیاس کے کنارے آپ نے اپنے بچوں اور خدام کے ساتھ دوڑ کے مقابلے میں بھی شرکت فرمائی۔ (ورزش کے زینے ص 31)

محنت کے عادی بناؤ

خدام الاحمدیہ کو بچوں اور خدام کی تربیت کے متعلق نصائح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ایک اور بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی صحتیں نہایت کمزور ہیں۔ اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ جب میں نوجوانوں کی صحتیں دیکھتا ہوں۔ تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم لوگ جو اپنے آپ کو کمزور صحت والے خیال کرتے ہیں ان نوجوانوں سے اچھے ہیں۔ آج کل کے نوجوانوں کے قد بہت چھوٹے ہیں یا بہت پتلے دبلے یا بہت موٹے جو موٹاپا بیماری کی ایک قسم ہوتی ہے چہرے زرد ہیں اور چہروں پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں گویا ان پر جوانی آنے سے پہلے ہی بڑھاپے کا زمانہ آ جاتا ہے۔ کہتے ہیں کوئی بڑھا بازار پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر پڑا تو بولا۔ ہائے جوانی؟ یعنی اب تو جوانی جو کہ تنومندی اور قوت کے دن تھے جاتے رہے۔ اور میں محض بڑھاپے کی وجہ سے گر گیا ہوں۔ جب اٹھا تو اس نے دیکھا کہ اس کے ارد گرد کوئی آدمی نہیں۔ تو اس پر بولا۔ ''پھٹے منہ'' جوانی

ویلے تو کہیڑا بہادر سی' یعنی تیرے منہ پر پھٹکار پڑے تو جوانی کے وقت کون سا بہادر تھا۔ ہمارے نوجوانوں کا بھی یہی حال ہے ان پر جوانی آنے سے پہلے ہی بڑھاپے کا زمانہ آ جاتا ہے۔ اگر نوجوانوں کی صحت کی یہی حالت رہی تو یہ خطرے سے خالی نہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ نوجوانوں کی صحت کی طرف جلد توجہ کریں اور ان کے لئے ایسے کام تجویز کریں جو محنت کشی کے ہوں اور جن کے کرنے سے ان کی ورزش ہو اور جسم میں طاقت پیدا ہو۔

آوارگی کا علاج کھیل

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

بچہ کو ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھنا چاہئے۔ میں کھیل کو بھی کام سمجھتا ہوں یہ کوئی آوارگی نہیں۔ آوارگی میرے نزدیک فارغ اور بیکار بیٹھنے کا نام ہے یا اس چیز کا کہ باہوں میں باہیں ڈال لیں اور گلیوں میں پھرتے رہے۔

(الفضل 11 مارچ 1939ء)

ورزش نہ کرنا گناہ ہے

ایک دفعہ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک دوست کو سمجھا رہا ہوں کہ ورزش نہ کرنا بھی گناہ ہے مگر یوں ہم اسے گناہ نہیں کہتے لیکن ایک انسان جس کی زندگی پر لاکھوں انسانوں کی زندگی کا مدار ہو اگر وہ اپنی زندگی کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ گناہ کرتا ہے۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد 9 ص 216)

بچوں میں دلیری اور جرأت پیدا کرو

حضرت مصلح موعود نے 29 جون 1933ء کو بعد نماز مغرب بمقام محلہ دارالفضل قادیان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

اخلاق کے متعلق جو بات مدنظر رکھنی چاہئے اور جو اعلیٰ خلق ہے اور دوسرے اخلاق پر حاوی ہے وہ دلیری اور جرأت ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ بچوں کو بہادر اور دلیر بنایا جائے۔ ماسٹر صاحب نے مثال بیان کی ہے کہ ڈھاب میں نہانے سے جب بچوں کو روکا جاتا تو ان کے والد مخالفت کرتے اور کہتے کہ یہ تیرنا جانتے ہیں یہ نہیں ڈوبیں گے مگر وہ دوسروں کو تو ڈبو دیتے ہیں جو تیرنا نہیں جانتے۔ میرے نزدیک اگر بچے بے احتیاطی سے ڈوبتے ہیں تو ان کو بچانا چاہئے لیکن اگر تیرنا سیکھتے ہوئے باوجود ممکن احتیاط کے ڈوبتے ہیں تو کیا حرج ہے؟ انگریزوں میں تیرنے کے مقابلے ہوتے تھے۔ کشتیاں دوڑنے کا مقابلہ کرتی ہیں اور بعض اوقات ٹوٹتی اور ڈوبتی ہیں۔ جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں لیکن یہ نہیں کہ آئندہ کے لئے مقابلہ چھوڑ دیں۔ پھر جاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں۔

ماں باپ بچہ کو بزدل بناتے ہیں

والدین کو نصیحت کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

جب تک ماں باپ یہ نہ سمجھیں کہ بچہ کا دلیری اور جرأت کا کام کرتے ہوئے مرنا اچھا ہے بہ نسبت اس کے نکما بن کر زندہ رہنے کے اس وقت تک اصلی جرأت اور دلیری بچوں میں پیدا نہیں کی جا سکتی مگر بڑی خرابی یہ ہے کہ ماں باپ بچوں کو نکما اور بزدل بناتے ہیں۔ ذرا اندھیرا ہو تو کہتے ہیں۔ باہر نہ جانا۔ ذرا کوئی مشقت کا کام کرنے لگے تو روک دیتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں یہ چھوئی موئی بنا رہے۔ اور اس طرح بچے کسی کام کے نہیں رہتے۔ ماں باپ کا تو یہ کام ہونا چاہئے کہ جان بوجھ کر اندھیرے میں بھیجیں اور ہر طرح جرأت اور دلیری سکھائیں۔

بچوں کو تیراک بنانا

بچوں کو تیراک بنانے کے متعلق بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

وہ بچے جو تیرنا نہیں جانتے ان کو اکیلے پانی میں نہیں جانا چاہئے مگر تیرنے والے ان کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ اور تیرنا سکھائیں۔ یہ نہایت ضروری ہنر ہے اس لئے ضرور سکھانا چاہئے اور اپنے بزرگوں کی پیروی کرنی چاہئے۔ حضرت اسماعیل شہید کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک جگہ گئے اور سنا کہ ایک سکھ ہے جو بہت تیرتا ہے اور کوئی مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر انہوں نے تیرنا شروع کر دیا اور آخر اس سے بڑھ گئے۔ تو ہر کام میں مومن کو دوسروں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ وہ شریفانہ ہنر ہو۔ یہ نہیں کہ کوئی .... کسی ڈاکو سے بڑھ کر ہو جائے یا کسی چور سے بڑھ جائے بلکہ یہ کہ مثلاً کشتی لڑنا، سواری کرنا، تیرنا وغیرہ جسمانی طاقت کے کاموں میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پس احمدی بچوں میں قوت اور بہادری پیدا کرنی چاہئے انگریزوں میں یہاں تک احتیاط کی جاتی ہے کہ فٹ بال کھیلتے ہوئے یا کسی اور کھیل میں اگر کسی لڑکے کی ہڈی بھی ٹوٹ جائے تو بھی کھیل بند نہیں کریں گے اس کو کھیل کے میدان سے اٹھا کر علیحدہ لے جائیں گے۔ اور کھیل برابر جاری رہے گا کیونکہ کھیل بند کرنے سے لڑکوں پر برا اثر پڑتا ہے اور ان کے دلوں میں خوف اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اسی تربیت کا نتیجہ ہے کہ انگریزوں کی چھوٹی سی قوم دنیا پر حکومت کر رہی ہے۔ مگر ہمارے ہاں اگر کسی کو کھیل میں معمولی سی چوٹ لگ جائے تو آئندہ کھیل کو بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو تیرنا بہت اچھا ہنر ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب بچپن میں مجھے تیرنا نہیں آتا تھا تو دوسروں کو دیکھ کر میرے دل پر برا اثر پڑتا تھا۔ کہ کیوں نہیں آتا۔ اور حضرت مسیح موعود نے ہمیں تیرنے والوں کے سپرد کر دیا کہ تیرنا سکھائیں تو بچوں کو ضرور تیرنا سکھانا چاہئے۔

بچوں کو کھلاڑی بنانا

حضرت مصلح موعود بچوں کو کھلاڑی بنانے کے متعلق فرماتے ہیں۔

میرا دل تو چاہتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ روپیہ دے تو گھوڑے رکھے جائیں اور ان پر بچوں کو سواری سکھائی جائے اور وہ پورے پورے سوار ہوں۔ لیکن جب تک اتنا مال نہیں ملتا بچوں کو دوسری کھیلوں کا کھلاڑی بنانا چاہئے۔ کیونکہ اچھے کھلاڑی کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بچپن میں ان باتوں میں پڑتے ہیں جو بڑوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ بڑے ہو کر بالکل نکمے ثابت ہوتے ہیں۔

کھیل میں اخلاق سکھانا

کھیل میں اخلاق سکھانے کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

بچوں کے لئے کھیلنا کودنا بہت ضروری ہے۔ ہاں کھیل میں اخلاق سکھانا چاہئیں۔ مثلاً یہی کہا جائے کہ اگر کوئی گالی دے تو اس کو گالی نہ دی جائے۔ اور پھر گروپ کے لڑکوں کے متعلق رپورٹ منگوائی جائے کہ کون سے لڑکے ہیں جنہوں نے گالی کا جواب گالی سے دیا۔ اگر کوئی ہو تو اس سے توبہ کرائی جائے۔ اسی طرح یہ کہ ہر ایک غریب اور مسکین کو مدد دیں اور اس قسم کے واقعات آ کر سنائیں کہ اس طرح کسی لڑکے کو مدد کرنے کا موقعہ ملا ہے مگر اس نے مدد نہیں کی۔ مثلاً کوئی چھوٹا بچہ ہے۔ ادھر گائے آئی ہے لڑکا پاس کھڑا تھا اسے چاہئے تھا کہ چھوٹے بچے کو پرے ہٹا لیتا۔ مگر اس نے نہ ہٹایا تو اس کی باز پرس کی جائے یا مثلاً کوئی برقعہ پوش عورت تھی جس پر جانور حملہ کرنے لگا تھا اور لڑکا پاس کھڑا تھا مگر اسے بچانے کی کوشش کرنے کی بجائے ہنس رہا تھا تو اس کو تنبیہ کی جائے۔ ایسے واقعات پر سرزنش کی جائے اور آئندہ کے لئے عہد لیا جائے کہ ایسا نہ کریں گے اس طرح عملی طریق سے بچے اخلاق سیکھ سکتے ہیں ان کی مثال طوطے کی سی ہوتی ہے جو کہتا ہے میاں مٹھو چوری کھانی ہے۔ مگر نہ یہ جانتا ہے کہ میاں مٹھو کیا ہے اور نہ اسے یہ خبر ہوتی ہے کہ چوری کیا ہے۔

بچوں کو اگر یوں کہا جائے کہ حاجت مند کی مدد کیا کرو تو کہیں گے ہاں کریں گے مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہو گا کہ کیا کرنا ہے لیکن جب عملی طور پر انہیں سکھایا جائے اور ہوشیار لڑکے امداد دینے کے واقعات سنائیں گے تو دوسروں کو پتہ لگے گا کہ اس طرح مدد کرنی چاہئے۔ سکاؤٹ بوائے کو اسی طرح سکھایا جاتا ہے کہ بچوں کے گھر بنا کر اور ان میں ضروری اشیاء رکھ کر آگ لگاتے ہیں اور پھر آگ کو بجھانا اور چیزوں کو بچانا سکھایا جاتا ہے۔ تو سبقاً سبقاً بچوں کو یہ باتیں سکھانی چاہئیں اور گروپ میں ہی سکھائی جا سکتی ہیں، الگ الگ ایسا انتظام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ڈوبتے کو بچانا سکھانے کے لئے بھی گروپ ضروری ہے اور بچوں کو مشق کرانی چاہئے۔ اس میں دوسرے لوگ بھی اگر دلچسپی لیں تو زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ مگر ہمارے ملک کے اخلاق ایسے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا آدمی کھیل میں شامل ہو تو حیرت اور تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ شامل ہو جاتے تھے۔ ماں باپ کو بھی چاہئے کہ بچوں کے اس قسم کے کاموں میں کبھی کبھی شامل ہو جایا کریں۔

(الفضل 10 جولائی 1923ء)

کھیل میں مصروف رکھنے سے بھی آوارگی رک سکتی ہے

حضور فرماتے ہیں۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے کہ بچے یا پڑھیں یا کھیلیں یا کھائیں اور یا سوئیں۔ کھیل آوارگی نہیں۔ اس لئے اگر وہ دس گھنٹے بھی کھیلتے ہیں تو کھیلنے دو۔ اس سے ان کا جسم مضبوط ہو گا اور آوارگی بھی پیدا نہ ہو گی۔ پس کھیلنا بھی ایک کام ہے جس طرح کھانا اور سونا بھی کام ہے۔ مگر خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ جماعت کے بچوں میں یہ آوارگی پیدا نہ ہو۔ کسی کو یونہی پھرتے دیکھیں تو اس سے پوچھیں کہ کیوں پھر رہا ہے۔ اگر باز نہ آئے تو محلہ کے پریذیڈنٹ کو رپورٹ کریں اور ان سب باتوں کے اصول وضع کریں۔ جن کے ماتحت کام ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ گھنٹوں دکانوں پر بیٹھے فضول باتیں کرتے رہتے ہیں حالانکہ اسی وقت کو وہ (دعوت الی اللہ) میں صرف کریں تو کئی لوگوں کو احمدی بنا سکتے ہیں لیکن فضول وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر کام کے لئے پوچھا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں۔ حالانکہ اگر فرصت نہیں تو دکانوں پر کس طرح بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 5

جائے چنانچہ ایک سرکاری جیپ پر مجھے ڈی سی صاحب کی کوٹھی پہنچا دیا گیا رات کو آپ کا مہمان رہا، آپ کو ساری بات بتا دی اگلی صبح آپ کے ساتھ ہی ناشتہ کیا اور لاہور رتن باغ پہنچ گیا۔

الغرض آپ کے کارہائے نمایاں کی وجہ سے آپ کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رہے گی۔ جس طرح ساری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب پر فائز کیا اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنی جنتوں میں بلند ترین مراتب نصیب کرے آمین۔ بڑے بڑے مراتب و درجات اور انعام و اکرام عطا کرے۔ آپ کے اس ذکر خیر کے طفیل راقم الحروف کی نیک مرادوں کو پورا کرے اور انجام بخیر ہو۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے بارے میں چند یادداشتیں

خواجہ عبدالغفار ڈار صاحب

حضرت مسیح موعود کے خاندان کی جملہ شخصیات میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم کا مقام اور مرتبہ بہت ممتاز نظر آتا ہے۔ وہ کتنے ہی اعلیٰ عہدوں پر متمکن ہوئے اور نصرت الٰہی قدم قدم پر ان کے شامل حال رہی۔ خاکسار نے 1928ء سے 1936 تک قادیان میں تعلیم حاصل کی۔ ان کا زمانہ طالب علمی 1933ء کا میرے سامنے ہے، اس زمانے کی شاندار کوٹھی دارالسلام میں مرحوم صاحبزادہ صاحب کی پھوپھی جان حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ہاں آنا جانا رہتا تھا اور میں بھی اس زمانے میں اسی کوٹھی کے ایک کنج عافیت میں رہائش پذیر تھا۔ قادیان میں دیگر کھیلوں کے علاوہ بطور خاص میروڈبہ ایک عوامی کھیل کا کافی رواج تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے عقبی گراؤنڈ میں ہم ایک ساتھ کھیلتے بھی رہے، حضرت نواب صاحب کی اس کوٹھی سے ملحقہ ایک وسیع باغ تھا۔ صاحبزادہ صاحب اپنی کارتوسی بندوق کے ساتھ اس جگہ پرندوں کا شکار بھی کیا کرتے تھے۔ اس زمانے کی جو بات بطور خاص مجھے یاد ہے وہ آپ کے دوستوں کا حلقہ اچھے نیک اور بااخلاق دوستوں کا حلقہ ہوتا تھا۔ عنفوان شباب کے اس زمانے میں آپ ایک کوہ وقار تھے نہایت سنجیدہ طبیعت اور تمام آلائشوں سے پاک۔ 1933ء میں جب آپ انگلستان تعلیم کے لئے گئے تو یہ میرے سامنے کی بات ہے۔ حضرت مصلح موعود کا ایک طویل خط جو حضور نے برطانیہ روانگی کے موقع پر ان کے نام لکھا وہ الفضل میں شائع ہوا ہے اس تاریخی خط میں حضور نے جو زریں ہدایات آپ کے نام تحریر کیں ان میں ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ ''ہمیشہ اچھے دوستوں سے تعلق پیدا کریں''۔ نماز کے لئے اہتمام، تلاوت کلام پاک، سلسلہ کے ساتھ وابستگی، دعوت الی اللہ کی طرف توجہ، نظام جماعت کی اطاعت۔ صاحبزادہ صاحب نے یہ امور و دیگر متعدد دینی دنیاوی ہدایات جو آپ کو دی گئیں یقیناً آپ نے ان کو حرز جان بنا کر تعلیم حاصل کی اور کامیاب ہو کر واپس آ گئے۔ یہ آپ کی اخلاقی کرشمہ سازی ہی تو ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو حضور نے اپنی ایک لخت جگر سے بیاہ دیا۔ جو حضرت خلیفہ اول مولانا حاجی الحرمین مولانا نورالدین کی نواسی ہیں۔ حضور نے اس خط میں مرزا مظفر احمد صاحب کو ''مایۂ خویش'' قرار دیتے ہوئے خط اس طرح ختم کیا۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی سرکاری ملازمت کا سارا دور کامیابی، نیک نامی اور ترقیات سے عبارت ہے۔ حکومت پاکستان کے بڑے بڑے عہدوں تک آپ کی رسائی آپ کی ذہانت و لیاقت اور انتظامی صلاحیتوں کا آئینہ دار تھا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد غیر از جماعت اخبارات میں بھی ان خداداد صلاحیتوں کا اعتراف کیا گیا۔ مخالفانہ ماحول کے باوجود آپ کی نیک شہرت، پاک دامنی پر کبھی کوئی حرف گیری نہیں ہوئی۔ بعض اعلیٰ کارناموں کی سرانجام دہی کی وجہ سے بین الاقوامی طور پر بھی آپ کی خدمات کا ایک ریکارڈ ہے۔ ایک دور میں آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ پاکستان کے سب سے بڑے حکومتی منصب کی قائم مقامی کا بھی آپ کو موقعہ ملا۔

آپ کی زندگی کا نمایاں پہلو آپ کی مالیات میں ان ماہرانہ قابلیتوں کا ہے جب آپ حکومت پاکستان کے سیکرٹری مالیات تھے اس دور میں آپ کے نام کا سکہ بھی رائج ہوا، ہمارے بعض دوستوں نے آپ کے دستخط کا ایک روپے کا یہ نوٹ اب بھی بطور یادگار سنبھال کر رکھا ہوا ہے، اور جب آپ پلاننگ کمیشن کے چیئرمین تھے اور مشرقی پاکستان کے حالات دگرگوں ہوئے تو آپ نے بڑی مالیت کے سارے نوٹ منسوخ کروا دیئے اور ان کی جگہ نئے ڈیزائن کے سکے جاری کر دیئے گئے۔ اس قسم کے بے شمار واقعات ان انٹرویوز میں شامل اور موجود ہیں جو وقتاً فوقتاً متعلقہ لوگوں نے خاص کوشش اور تردد کر کے حاصل کئے صاحبزادہ صاحب نے اپنی شہرت یا پروپیگنڈہ کے لئے کبھی کسی پریس کانفرنس کا اہتمام نہیں کیا۔ یہ بھی ان کے خلوص اور بے نفسی کی ایک دلیل ہے۔

صاحبزادہ صاحب میرے محسن بھی تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی سیٹلمنٹ امریکہ میں ہوئی اس طویل و عریض ملک کی امارت آپ کا بہت بڑا اعزاز ہے، خدمت دین کا ایک بڑا فضل الٰہی بھی آپ کے نصیب میں تھا مجھے دوبار ان کی ہی امارت کے زمانے میں امریکہ آنے جانے کا موقعہ ملا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ان کی جماعتی زندگی اتنی ہمہ گیر اور بھرپور جماعتی زندگی ہوگی میرے امریکہ جانے سے کئی سال قبل کی بات ہے آپ اسلام آباد بیت الفضل میں فروکش تھے میں نے ٹیلی فون پر دعا سلام کا موقعہ نکالا، جونہی میں نے سلام عرض کیا فرمانے لگے آپ کے دونوں بیٹے عبدالحیٔ ڈار اور عبدالقیوم ڈار مجھ سے ملتے رہتے ہیں اور جمعہ میں باقاعدہ آتے ہیں میں حیران ہوا کہ صاحبزادہ صاحب کتنے باخبر امیر ہیں اور چھوٹے چھوٹے لوگوں کے نام و حالات سے بھی باخبر ہیں۔ بعد میں میں نے خود وہاں جا کر دیکھا کہ امریکہ کے دور دراز علاقوں میں رہائش پذیر ہزاروں احمدیوں کو آپ خود جانتے پہچانتے تھے۔ آپ کے اس طویل دور امارت امریکہ کی جھلکیاں ان کے ایک مخلص کارکن سید ساجد احمد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں تحریر کی ہیں۔ جو 24 جنوری 2003ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ آپ نے جماعت کی جملہ تنظیموں کو فعال اور منظم کیا حتیٰ کہ 1921ء میں جاری شدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے یادگار جاری کردہ اخبار سن رائز کی اشاعت نو کا بھی اہتمام کیا بلکہ اور اخبارات اور رسائل بھی امریکہ میں جماعت کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ایک رسالہ آپ کی یادگار ہے، امریکہ میں عظیم بیت الرحمان آف میری لینڈ تعمیر کرائی اس بیت الذکر کے وسیع رقبہ میں ایم ٹی اے کا قیام اور اسی جگہ ہر سال جلسہ سالانہ کا انعقاد آپ کے دور امارت کی نشانیاں ہیں۔ جب بیت الرحمان میں جلسہ سالانہ یا کوئی جماعتی تقریب ہوتی ہے تو جملہ انتظامات اور رونق دیکھ کر قادیان اور ربوہ کے جلسہ سالانہ کی یاد تازہ ہوتی ہے، اب میں اپنی ایک خوشگوار یاد کا ذکر کرتا ہوں جو امریکہ کی ہے، میں کبھی نہیں یہ بھول سکتا کہ ایک جلسہ سالانہ کی اختتامی دعا کے معاً بعد میرے سامنے کی بات ہے کہ آپ کھڑے ہو گئے اور ہاتھ کے اشارے سے قریب ہی کھڑے میرے بیٹے عبدالحی کو اپنے پاس بلا لیا۔ میں بھی ساتھ ہو لیا، حضرت صاحبزادہ صاحب نے عبدالحی کا ہاتھ پکڑا اور قریب ہی اس وقت کے سیکرٹری رشتہ ناطہ سے عبدالحی کا تعارف کرایا اور انہیں تلقین کی کہ ان کی بیٹی کے رشتہ کے سلسلہ میں توجہ کرنی ہے۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب ایک دو روز بعد نیویارک تشریف لے گئے مگر آپ کی توجہ فرمائی اور دعاؤں کا نتیجہ یہ ہے کہ رشتہ بفضل تعالیٰ نہایت مناسب جگہ طے پایا۔

امریکہ جیسے آزاد ملک میں احمدی دنیا میں خلیفہ وقت کی تحریکات کو کامیاب بنانے میں صاحبزادہ صاحب مرحوم کی بااثر شخصیت یقیناً مہمیز کا کام دے رہی تھی۔ آپ کی کس کس خوبی کا ذکر کیا جائے یادوں کے دریچے کھلتے ہیں تو بہت باتیں یاد آتی ہیں۔ 1987ء میں آنمکرم سے بمقام لندن بیت فضل میں ملاقات ہوئی میں نے عرض کیا کہ آپ سے ملاقات کو جی چاہتا ہے فرمایا جب چاہیں آ جائیں یہ جمعہ کا دن تھا۔ ایک روز بعد میں نے پھر بیت فضل کے گیٹ سے باہر اپنے دوستوں کے ساتھ انہیں مصروف پایا آپ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے قریب والے لان میں ایک اور مہمان کے ساتھ محو گفتگو تھے اتنے میں مجھ پر نظر پڑی تو مجھے بلوایا کہ میں نیچے آیا ہوا ہوں آ جائیں اور ملاقات کر لیں۔ میاں صاحب ان دنوں کافی کمزور لگ رہے تھے۔ جب اس ملاقات میں میں نے اپنے دل کی باتیں ان سے عرض کیں اور آپ کی بعض نیکیوں اور مروتوں کا بھی ذکر کیا اور عرض کیا کہ اب عمر آخر ہے میرے لئے دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری نیک مرادیں پوری کرے اور انجام بخیر ہو، جن نوازشات کا میں نے ذکر کیا انہیں بالکل یاد نہ تھیں گویا نیکی کر اور دریا میں ڈال کا آپ ایک مجسم نمونہ تھے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار راقم الحروف سری نگری کشمیر میں حضرت مصلح موعود کے جاری فرمودہ ہفت روزہ ''اصلاح'' کا کارپرداز تھا۔ یہ اخبار جو ریاست جموں و کشمیر میں تحریک پاکستان کا علمبردار تھا قبائلی حملہ کے بعد شیخ عبداللہ اور ہری سنگھ گٹھ جوڑ کے بعد پاکستان کے حق میں سرگرمیوں کے جرم میں پہلے بلیک لسٹ ہوا اس کے بعد اس پر سنسر عائد کر دیا گیا پھر اس ناخلف شیر کشمیر کی حکومت میں جس کی استدعا پر یہ ہفت روزہ تحریک آزادی کشمیر کے لئے جاری کیا گیا تھا ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ میرے نام گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو چکے تھے کہ مجھے حضرت مصلح موعود کا کسی طرح پاکستان پہنچ جانے کا ارشاد ہوا۔ پاکستان آنے کے دونوں راستے بانہال روڈ و راولپنڈی روڈ بند ہو چکے تھے ہندو پاکستان کے ایک باہمی معاہدہ کے تحت جموں کے مہاجرین کے سیالکوٹ جانے کے لئے ایک بہت بڑے کنوائے کی منظوری عمل میں آئی میں بھی اس کنوائے میں حلیہ بدل کر ڈرامائی رنگ میں پاکستان پہنچ گیا۔ سیالکوٹ بارڈر پر بخیریت پہنچ جانے کے بعد چونکہ میں اکیلا تھا سارے قافلے والے لوگ اپنی اپنی منزل کی طرف چلے گئے مجھے پاکستان کی خفیہ پولیس کے دو کارندوں نے دھر لیا۔ میرے پاس واقعی کوئی اجازت نامہ نہ تھا۔ میں انہیں یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ مجھے کشمیر کاز کے سلسلہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سابق صدر حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بلایا ہے۔ مختصراً یہ کہ مجھے ایک ڈی ایس پی صاحب کے پاس پہنچایا گیا۔ اچانک یاد آیا کہ سیالکوٹ میں تو ایم ایم احمد صاحب ڈپٹی کمشنر ہیں یہ جولائی 1948ء کی بات ہے سو جب اپنی شناخت کے لئے میں نے صاحبزادہ صاحب مرحوم کا حوالہ دیا تو انہوں نے ڈی سی صاحب کے ساتھ فون پر رابطہ کیا صاحبزادہ صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کون صاحب ہیں میں نے جواب دیا میاں صاحب السلام علیکم میں کوئی صاحب نہیں ہوں میں غفار ہوں فرمانے لگے کہ آپ کیسے آئے ہیں میں نے جواباً کہا کہ آپ سے مل کر ہی عرض کر سکتا ہوں اتنی سی بات کے بعد فرمایا کہ آپ فون ان کو دے دیں۔ آپ نے پولیس والوں کو فرمایا کہ یہ میرے مہمان ہیں ان کو میرے پاس پہنچا دیا

باقی صفحہ 4 پر

حکیم منور احمد عزیز صاحب

بادام کے خواص اور چند مفید نسخے

قوت بصارت، دماغ، خشک کھانسی اور معدہ کے لئے مفید ہے

نام

فارسی، ہندی، اردو، بنگالی (بادام) پنجابی (بدام) سندھی (بادامی) انگریزی (Almond) یونانی (اگلاایبا)۔

مقام پیدائش

ایران وایشیا کوچک، بحیرہ روم کے ساحلی مقامات مغربی پنجاب کشمیر، امریکہ ودیگر ممالک۔

تاریخ

بادام کے تخموں اور تیل سے قدیم یونانی اوراطالوی زمانہ قبل مسیح سے ہی واقف تھے۔ حکیم ثافرسطس یونانی کی تالیفات میں آمنڈ کے نام سے بادام کا اکثر مقامات پر ذکر آیا ہے۔ بادام کا جائے مسکن ایران بتایا جاتا ہے۔ بادام کا تذکرہ بائبل میں بھی آتا ہے۔

اقسام

بادام دوقسم کا ہوتا ہے شیریں اور تلخ اس کے علاوہ اور بھی چند میوے ایسے ہیں جن کو بادام کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً بربری بادام، صحرائی بادام، سیلونی بادام وغیرہ۔

حصص مستعملہ

مغز اور تخم کا چھلکا۔ ذائقہ شیریں وخوش مزہ

مقدار خوراک

مغز بادام سات سے گیارہ عدد، روغن بادام تین ماشہ سے ایک تولہ

کیمیائی تجزیہ

شیریں مغز بادام میں حسب ذیل کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ روغن ثقیل 50 فیصدی شکر وگوند پانچ سے دس فی صد۔ اجزائے ملحمہ پروٹین 24 فی صد۔ معدنی نمکیات 5 فی صد وغیرہ۔

افعال

بادام مقوی ومرطب دماغ ہے۔ ملین شکم، ملین صدر، منوم ہے۔ قوت بصارت کو فائدہ دیتا ہے۔ سینہ اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ جنسی مادہ بکثرت پیدا کرتا بدن کو فربہ کرتا خشک کھانسی اور مثانہ کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ مغز بادام سے روغن نکالا جاتا ہے۔ جس کو تقویت دماغ کیلئے سر پر لگاتے ہیں۔ رفع قبض کے لئے بادام روغن دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلاتے ہیں۔ اگر حاملہ عورت ساتویں مہینہ سے روزانہ چند قطرے دودھ میں پینا شروع کردے تو بچہ کی پیدائش میں سہولت ہوتی ہے۔ کڑوا بادام زہریلا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو خوردنی طور پر استعمال میں نہیں لانا چاہئے۔ بادام تلخ کو بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

بادام کے درخت کی اونچائی معمولی ہوتی ہے۔ یہ انار اور بہی کے درخت کے برابر بڑھ جاتا ہے۔ درخت کی چھال سرخ اور تیرگی مائل ہوتی ہے۔ پتے سبز ہلکے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور پورے بڑھ جانے پر ہلکے سفید رنگ کے ہوجاتے ہیں۔ جو پت جھڑ کے زمانہ میں گر جاتے ہیں۔ بستانی بادام کا درخت کاشت کے بعد تیسرے یا چوتھے سال پھل دیتا ہے۔ جو برسوں تک پھل دیتا رہتا ہے۔ بادام شیریں بہت سے امراض میں استعمال کرایا جاتا ہے۔ مختلف نظاموں کے امراض پر اس کے اثرات کچھ یوں بنتے ہیں۔

امراض دماغ

بادام دماغ کو طاقت دیتا اور اس کی خشکی دور کرتا ہے۔ اس لئے مالیخولیا اور جنون میں مغز بادام اور روغن بادام بکثرت استعمال کرایا جاتا ہے۔

امراض چشم

اطباء بادام کی شکل آنکھوں کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے مقوی بصارت ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ تقویت بصارت کے لئے مغز بادام کئی طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ بادام کا چھلکا جلا کر دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور دانتوں سے خون آنا بند ہوجاتا ہے۔

قلب

شربت بادام سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔ اور دل کی گرمی اور پیاس دور ہوجاتی ہے۔

معدہ

مغز بادام اور انجیر کو اکٹھا استعمال کرنا قبض دور کرتا ہے۔ اور اس کا روغن دودھ میں رفع قبض کے لئے دیا جاتا ہے۔ مغز بادام گردوں کو طاقت دیتا اور ذیابیطس میں مفید ہے۔ مغز بادام سے صاف خون پیدا ہوتا ہے۔ مغز بادام پیس کر جلد پر لگانے سے جلد نرم ہوجاتی ہے۔ پھٹے ہوئے ہاتھوں۔ چھلی ہوئی اور خراش دار جگہ پر لگانے سے تسکین ملتی ہے۔ مغز بادام چہرہ کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ اس لئے رنگ نکھارنے والے ابٹنوں میں مغز بادام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بادام کا سخت چھلکوں کا تیل دار چنبل۔ تر وخشک خارش اور برص کے داغوں پر لگانا مفید ہے۔ مغز بادام ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کو نمک کے ساتھ کھایا جائے تو یہ نقص دور ہوجاتا ہے۔

ابٹن

بادام کی کھلی 1 پاؤ، مجیٹھ 1 تولہ، ہلدی 1 تولہ، چھڑ یلہ 1 تولہ۔ بالچھڑ 1 تولہ، باریک پیس کر اچھی طرح ملالیں۔ تھوڑا سا ابٹن دہی میں حل کر کے چہرہ پر ملیں اور چند منٹ بعد صاف کرلیں چہرہ کا کھردرا پن۔ دھبے اور جھریاں دور ہو کر رنگت نکھرتی اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35926 میں ملک نصیر احمد غالب ولد ملک ظہور احمد قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ملک نصیر احمد غالب ولد ملک ظہور احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر ولد رحمت اللہ زہدی کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان ولد منور احمد خان دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 35927 میں محمد ولید احمد مشتاق ولد شیخ مظفر احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ولید احمد مشتاق ولد شیخ مظفر احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر 35928 میں عدنان احمد ولد نجیب احمد قوم چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عدنان احمد ولد نجیب احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35929 میں رانا وسیم احمد ولد رانا محمد اسلم قوم راجپوت بھلروان پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت 1996ء ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-10-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا وسیم احمد ولد رانا محمد اسلم ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35930 میں مدثر احمد بلوچ ولد بشیر احمد بلوچ قوم کھوسہ بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مدثر احمد بلوچ ولد بشیر احمد بلوچ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 بدر الزمان وصیت نمبر 32362 گواہ شد نمبر 2 ملک صباح الظفر عمر وصیت نمبر 31238

مسل نمبر 35931 میں سرفراز احمد باجوہ ولد محمد سرور باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سرفراز احمد باجوہ ولد محمد سرور باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35932 میں انصر حسین ولد مظفر حسین قوم کمبوہ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انصر حسین ولد مظفر حسین ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35933 میں سید نعمت اللہ ولد سید محمد یونس قوم سید افغان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید نعمت اللہ ولد سید محمد یونس ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35934 میں محمد عارف باجوہ ولد محمد یوسف باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عارف باجوہ ولد محمد یوسف باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35935 میں محمد احسان نور ولد محمد احمد خان قوم .... پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احسان نور ولد محمد احمد خان ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرمہ نعماء امتہ القدوس صاحبہ بنت مکرم میاں عبدالمجید صاحب مرحوم سابق پروف ریڈر روزنامہ الفضل کی شادی مورخہ 28 دسمبر 2003ء کو ہمراہ مکرم میر عبدالجبار عشرت صاحب ابن مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب مربی سلسلہ سے بیت فضل لندن میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بیگم صاحبہ نے ازراہ شفقت اپنی دعاؤں کے سائے میں رخصت کیا اور دعا کروائی۔ نعماء صاحبہ کا نکاح 20 دسمبر 2003ء کو بعد نماز عصر بیت فضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نے بعوض چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر پڑھا تھا مکرمہ نعماء امتہ القدوس صاحبہ حضرت میاں وزیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت مرزا بھائی برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کے سب سے چھوٹے بھائی مکرم انجینئر مظہر الحق خان صاحب ابن مکرم شمس الحق خان صاحب آف کوئٹہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ میمونہ رشم صاحبہ بنت مکرم عمران رشید صاحب آف اسلام آباد مورخہ 16 جنوری 2004ء بروز جمعہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد نے پڑھا۔ مکرم مظہر الحق خان صاحب مکرم ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ کے پوتے اور مکرم حاجی ضیاء الحق صاحب مرحوم آف کوئٹہ کے نواسے ہیں۔ اسی طرح میمونہ رشم صاحبہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب آف لاہور حال سوئٹزر لینڈ کی پوتی اور حضرت صوفی عبدالکریم صاحب لدھیانوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم احمد اعوان صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے سسر مکرم خواجہ منظور احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا چند یوم بیمار رہنے کے بعد عمر 76 سال 2 فروری 2004ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں وفات پا گئے۔ مرحوم تہجد گزار اور نماز کے پابند تھے اگلے روز 3 فروری کو سرگودھا میں نماز جنازہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے پڑھائی اس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 3 فروری کو بیت مبارک میں نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ اس موقع پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے 3 بیٹے اور 5 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نکاح تقریب شادی

مکرم انعام الرحمٰن صاحب معلم اصلاح وارشاد مقامی ابن مکرم محمد اسحاق صاحب وڑائچ سابق صدر خانہ میانوالی ضلع نارووال کی شادی خانہ آبادی 7 دسمبر 2003ء بروز اتوار محترمہ پارس کنول صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ حافظ آباد نے بیس ہزار روپے حق مہر پر اعلان کیا۔ اگلے دن 8 دسمبر کو خانہ میانوالی میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جہاں مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی ضلع نارووال نے دعا کروائی۔ مکرم انعام الرحمٰن صاحب مکرم ماسٹر ابراہیم صاحب وڑائچ سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے بھتیجے ہیں اور مکرمہ کنول صاحبہ مکرم حاجی احمد صاحب حافظ آبادی رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 مارچ 2004ء	
طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:22
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:16

مواقع روزگار

- حکومت پاکستان وزارت بہبود آبادی اسلام آباد کو نائب قاصد، چوکیدار اور سینئر مشین آپریٹر کی ضرورت ہے۔ مزید معلومات کیلئے 7 مارچ 2004ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔
- آرمی سروے گروپ انجینئرز میں مشین آپریٹر، کمپیوٹر آپریٹر انسٹرومینٹ میکنیک وغیرہ کی آسامیاں خالی ہیں۔ معلومات کیلئے 7 مارچ 2004ء کا اخبار جنگ ملاحظہ فرمائیں۔
- گورنمنٹ آف پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اتھارٹی کو پراجیکٹ منیجر ایگری کلچر انجینئر و سپروائزر پرنسپل اور ٹریڈ انسٹرکٹرز درکار ہیں۔ مزید معلومات کیلئے انگریزی اخبار The News 7 مارچ 2004ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

اعلان سکالرشپ

- آسٹریلیا میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے Ausaid نے سال 2005ء کے لئے وظیفہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ سکالرشپ ماسٹرز پروگرام میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جائے گا اور یہ تعلیم آسٹریلیا میں مکمل کروائی جائے گی۔ 50% سکالرشپ خواتین کیلئے مختص ہیں۔ سکالر شپ مندرجہ ذیل پروگراموں کیلئے دیئے جائیں گے۔

(ایجوکیشن۔ ہیلتھ ماحولیات۔ ایگریکلچر HRD پبلک ایڈمنسٹریشن فنانس وغیرہ) درخواست دہندہ کا یکم جنوری تک 40 سال سے کم ہونا ضروری ہے۔ کام کا چار سالہ تجربہ لازمی ہے۔ پاکستان میں 16 سال کی تعلیم مکمل کی ہو۔ IELTS میں کم از کم 6.0 سکور حاصل کیا ہو۔ مکمل معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 7 مارچ 2004ء کا ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

- مکرم اصلاح الدین صاحب زرگر دارالفتوح شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خالہ مکرمہ عطیہ بیگم صاحبہ کا ٹانگ کا آپریشن متوقع ہے۔ آپریشن کی کامیابی کیلئے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ سے نوازے۔
- مکرم سید عامر احمد قمر صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم سید سرفراز احمد شاہ صاحب دو سال سے کمر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹرز نے کمر کے مہروں کا آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

ضرورت ہے
اچھے ادارہ میں مستقل کیریئر بنانے کے خواہش مند محنتی نوجوان تعلیمی قابلیت کم از کم ایف اے/ایف ایس سی اپنے صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔
مینیجر کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر: 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0320-4810682

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

سی پی ایل نمبر 29